

# اباحت پسندی کا نظریہ

(۳۱) مولانا سلطان احمد اصلاحی

## ہم جنس پرستی

بھلائی سے بھلائی کا راستہ کھلتا ہے تو برائی برائی کو کھینچتی ہے مغرب کے سلسلے میں اس حقیقت کو آج سر کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ صنفی پاکبازی کی بھلائی کو چھوڑ کر جب اس نے صنفی اباحت کی برائی کا راستہ اختیار کیا تو پھر اس برائی کی نوع بہ نوع صورتوں میں وہ گرفتار ہو گیا اور بے حیائی و بے شرمی کی کھڑ میں نیچے سے نیچے ہی گرنا چلا گیا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے جو مرد اور عورت کے فطری تعلق سے آگے مرد اور مرد کے غیر فطری اور غیر اخلاقی صنفی تعلق پر بھی وہاں کوئی بندش نہیں رہ گئی۔ صنفی اباحت پسندی کی طرح ہم جنس پرستی (Homosexuality) کو بھی وہاں رواج عام حاصل ہو چکا ہے۔ جرمنی کی پارلیمنٹ تو اسے پہلے ہی جائز کر چکی تھی۔ برطانیہ میں بھی شادی سے پہلے یا اس کے بعد ہم جنس پرستی کے ذریعہ جنسی لطف و تسکین حاصل کرنے کی قانونی اجازت حاصل ہے۔ امریکہ میں یہ بیماری کس قدر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ وہاں عوام ہی نہیں خواص بھی اس مرض کا شکار ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ہم جنس پرست عام مجرم ہی نہیں، منج، ڈاکٹر، کھلاڑی، سیاست دان (Congressmen) ہر طبقہ میں یہ لوگ موجود ہیں۔ تازہ خبر ہے کہ امریکہ کے شہر منی پوس میں ہم جنس پرستوں کی ایک زبردست کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس کا عنوان تھا:-

The Sociology of Sex. P. 227 لہ سیکس نوجوانوں کے لیے ص ۱۵

*The National Conference of openly  
Lesbian and Gay Elected and Appointed  
officials.*

یعنی ہم جنس پرست مردوں اور عورتوں کے منتخب اور نامزد عہدیداروں کی قومی کانفرنس۔  
یہ اعزاز بھی امریکہ ہی کے حصہ میں آیا کہ وہاں ہم جنس پرستوں کی کانفرنس اس دھوم دھام  
سے ہوئی۔ اس کانفرنس میں دو ارکان کانگریس (خیال رہے کہ امریکہ میں مجلس نمائندگان کو  
کانگریس کہتے ہیں) بڑی بے شرمی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک مسٹر بارنی فرینک تھے، دوسرے  
گیری شڈز۔ دونوں میساچوسٹس کے نمائندے ہیں۔ اور ڈیویو کریگ پارٹی سے تعلق رکھتے  
ہیں۔ ایک برطانوی رکن پارلیمنٹ بھی اس کانفرنس میں شرکت کے لیے برطانیہ سے تشریف  
لائے۔ ان کا اسم گرامی مسٹر کری سمٹھ ہے۔

مینی پولس میں کانفرنس کے منتظم دو اصحاب تھے۔ ایک ریاستی اسمبلی کے رکن،  
دوسرے شہر کے کونسلر۔ کانفرنس کے شرکار کی تعداد ۱۰۰ تھی۔ کانفرنس میں پیش کیے  
جانے والے سپانامے میں کہا گیا تھا کہ اس کانفرنس کا انعقاد بجائے خود بہت بڑی  
کامیابی ہے۔ کیونکہ دو برس قبل جب ہم جنس پرستوں کی ایک کانفرنس بلانی گئی تھی تو اس  
میں شرکار کی کل تعداد بمشکل ۵۰ تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب  
رہی ہے۔ اس خطاب میں یہ بھی انکشاف کیا گیا کہ:

ہم جنس پرستی اب پہلی سی مبغوض چیز نہیں رہی ہے۔ اس کی مقبولیت میں اضافہ  
ہو رہا ہے اور یہ رواج پارہی ہے۔ اس کے اختیار کرنے والوں کی جھجک بھی اب دور  
ہو رہی ہے۔ مثلاً میر واشنگٹن کے دفتر میں اس وقت ۷۰ ہم جنس پرست ملازم ہیں اور  
۴۰ نیویارک کے گورنر کے عملے میں موجود ہیں۔

منتظمین کانفرنس نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے  
کہا کہ اس کانفرنس کا اصل مقصد ہم جنس پرستوں کا منشور تیار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا:  
واشنگٹن میں ماہ اکتوبر میں ہم جنس پرستوں کا ایک مظاہرہ کیا تھا جس میں شرکار کی  
تعداد دو لاکھ تھی۔ پولیس نے اس کو منتشر کرنے کے لیے ۶۲۴ افراد کو گرفتار کیا۔ لیکن  
کانفرنس اپنے مطالبات منوانے کے لیے صرف مظاہروں تک محدود نہیں رہنا چاہتی۔

تنظیم کے ارکان و کارکن اب کوئی بڑا قدم اٹھانے کے لیے مضطرب ہیں۔ رجعت پسند یا ہم جنس پرستی کے مخالف اب متشدد ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن ہم اپنی حفاظت متحد ہو کر ہی کر سکتے ہیں۔ مقابلے کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم اپنے مطالبات میں اضافہ کریں۔

کانفرنس میں دوسرے مقررین نے بھی خطاب کیا۔ ایک مقرر نے کہا ہم فی الحال اقلیت میں ہیں۔ لیکن وہ وقت دور نہیں جب ہمارا موقف تسلیم کیا جائے گا۔ افسوس یہ ہے کہ ہم جنس پرستوں کو اچھوت بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ ہم سیاست میں حصہ نہیں لے سکتے ورنہ اپنے مطالبات منواتے میں ہیں آسانی رہتی۔ امریکی انتخابات میں جس امیدوار کے بارے میں ووٹروں کو معلوم ہوا کہ وہ ہم جنس پرست ہے انھوں نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن اب کامیابی کے آثار بتدریج نمایاں ہو رہے ہیں۔ سان فرانسسکو میں ایک ہم جنس پرست انتخابات میں کامیاب ہوا ہے۔ شمالی کیرولینا کے ایک شہر میں بھی ہمارا ایک آدمی کامیاب ہوا ہے۔ باوجود اس کے کہ ووٹروں کا اس کا علم تھا۔ اس نے بھی اپنی ہم جنس پرستی کے ذوق کو چھپایا نہیں۔ اس کے باوصف عوام نے اسے ووٹ دئے۔

ایک اور مقرر نے کہا۔ ہم جنس پرستوں کو اب ٹریڈ یونین میں نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ اسی طرح بوٹھے اور ازکار رفتہ لوگ بھی ہم جنس پرستوں کو ناپسند نہیں کرتے۔ ڈیویو کریگ پارٹی کے صدارتی امیدوار جیسی جیکسن نے جو پادری بھی ہے اس کا نفرنس کے نام ہمدردی کا پیغام بھیجا۔ یہ بھی کانفرنس میں پڑھ کر سنایا گیا۔

کانفرنس میں طے کیا گیا کہ ہم جنس پرستوں کے مطالبات ایک بل کی شکل میں سینٹ میں پیش کیے جائیں۔ بعض ارکان سینٹ نے یہ بل پیش کرنے کی حامی بھری ہے ہم جنس پرستوں کے مطالبات حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ ہم جنس پرستوں کی فوج میں بھرتی پر پابندی ختم کی جائے۔
- ۲۔ ہم جنس پرستوں کو اعلیٰ انتظامی ملازمتیں دی جائیں۔
- ۳۔ ان کو مالی امداد دی جائے۔
- ۴۔ ان کے خلاف تشدد کو روکا جائے اور ان کی پوری پوری مدد کی جائے۔
- ۵۔ ہم جنس پرست امریکہ آنا چاہیں تو انھیں روکا نہ جائے۔

امریکہ میں قوم لوط کانفرنس کی اس تفصیل روداد کے بعد وہاں ہم جنس پرستی کے حال و مستقبل پر کچھ مزید کہنے کی حاجت محسوس نہیں کرتے۔ نوبت بائیں جا رسید کہ وہاں پارلیوں سے ہم جنس پرستوں کے لیے علیحدہ دعائیہ جلسوں کے انعقاد کے مطالبات کیے جانے لگے ہیں۔ تھوڑے ہی دنوں پہلے پوپ جان پال کے دورہ امریکہ کے موقع پر ایک دعائیہ جلسہ کے دوران جن میں ۱۲۷ علماء پروسٹنٹ اور آرٹھوڈوکس عیسائی پادری موجود تھے، پوپ سے ہم جنسوں کے لیے علیحدہ دعائیہ جلسوں کے انعقاد کا مطالبہ کیا گیا، لہٰذا امریکہ کے سلسلے میں کنزی (Kinsey) کی یہ رپورٹ کافی پرانی ہو چکی ہے کہ وہاں مختلف مدتوں اور مختلف اوسطوں کے فرق سے ۴ سے لے کر ۶ فی صدی اور ۱۰ فی صد اور ۱۸ فی صد مرد ہم جنس پرست ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ذوق اور طبیعت کے فساد کے اختلاف سے اس جہان فحل کی وہاں مختلف صورتیں رائج ہیں اور ان کے لیے الگ الگ اصطلاحات وضع کی گئی ہیں۔ یہ بات بھی پرانی ہی ہے کہ امریکہ میں وہاں کی وزارت خارجہ سے جنسی انارکی میں مبتلا ہونے کی بنیاد پر تینتیس لاکھ افراد کو حکومت سے نکالا گیا۔ اور کہا گیا کہ ان لوگوں پر حکومت کے رازوں کے بارے میں اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

جیسا کہ ہم جنس پرستوں کی امریکہ کی مذکورہ کانفرنس کے عنوان سے بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے، نئی دنیا میں ہم جنس پرستی کا رواج مردوں کی طرح عورتوں میں بھی ہے۔ جس طرح مرد مردوں سے جنسی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین حاصل کرتی ہیں۔ مردوں کی ہم جنس پرستی کے لیے (Homosexuality) کا لفظ پرانا ہے۔ عورتوں کی ہم جنس پرستی کے لیے (Lesbianism) کی نئی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ البتہ مردوں کے مقابلہ میں امریکہ میں طبقہ نسواں میں اس بیماری کا اوسط کم ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق اسرائیل کی پارلیمنٹ نے بھی ۱۸ سال سے اوپر کے مردوں کے درمیان ہم جنس پرستی کو قانونی جواز عطا کر دیا ہے۔

سہ روزہ دعوت نئی دہلی ۱۹۔ ستمبر ۱۹۸۶ء۔ The Sociology of Sex P. 226

تہ حوالہ سابقہ ۲۲۵ صفحہ بحوالہ اسلام اور جدید مادی افکار صفحہ ۲۵

۲۷ روزنامہ انڈین اکسپریس The Sociology of sex P. 227. 228

نئی دہلی (انگریزی) ۲۵ مارچ ۱۹۸۸ء خبر 'Israel legalises homosexuality'

## خود لذتی

دور جدید میں جنسی انحراف کی جو مختلف صورتیں مروج ہیں، ان میں ایک چیز خود لذتی (Masturbation) بھی ہے۔ جب جنس کے پیچھے آدمی اس قدر دیوانہ بلکہ اندھا ہو جائے کہ مرد اور عورت کے فطری تعلق سے ہٹ کر مرد مردوں اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین حاصل کرنے لگیں تو مشقت زنی اور خود لذتی کس شمار میں ہے۔ لیکن موجودہ دور میں اس سلسلے میں جو آزادی اور بے تکلفی پائی جاتی ہے وہ شاید اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ چنانچہ اس کے ساتھ کسی نقصان اور برائی کو وابستہ کیے بغیر اسے بعد میں آنے والی شادی شدہ زندگی کے لیے قابل قدر تربیت (Valuable training) باور کیا جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ والدین کو مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اس کی ترغیب دیں کہ انھیں اکثر و بیشتر یہ حرکت کرتے رہنی چاہئے۔ جنسی جذبات کے پختہ ہونے کے بعد یہ چیز ان کے لیے ریہرسل (Rehersal) کا کام دے گی۔ یہ چیز بالکل ٹھیک (Perfectly good) اور فطری (Natural) ہے۔ البتہ اس سلسلے میں انھیں پوری رازداری سے کام لینا چاہیے اور اگر کوئی عمر رسیدہ ان سے اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ یہ نقصان دہ ہے یا گناہ کا کام ہے تو اس پر ذرا پریشان نہ ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ اپنی اپنی عمر پر ان میں سے ہر ایک نے یہ حرکت ضرور کی ہوگی۔ معاملہ صرف یورپ ہی کا نہیں ہے، ہندوستانی ماہر جنسیات ڈاکٹر کیول دھیر کے مطابق دو تہائی لڑکوں میں پہلی باتنی کا اخراج مشقت زنی سے ہوتا ہے۔

خود لذتی کا شکار لڑکوں کی طرح لڑکیاں بھی ہوتی ہیں۔ البتہ ان میں اس کا ڈھنگ لڑکوں جیسا نہیں ہوتا اور ان کی تعداد کئی لڑکوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ لڑکوں کے لیے تو خود لذتی کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے کہ وہ ہاتھ سے عضو تناسل کو حرکت دے کر منی کا اخراج کر لیتے ہیں۔ لیکن لڑکیاں خود لذتی کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتی ہیں۔ ۱۔ اپنی انگلی

۱۔ Sex in Society P. 108 سے حوالہ سابق

۲۔ سیکس نوچلوں کے لیے ص ۵۳ سے حوالہ سابق ص ۵۵

سے عضو شہوت کو سہلانا یا ملنا وغیرہ ۲۔ کوہوں اور رانوں کو اندر کی طرف پورے دباؤ کے ساتھ اس طرح بھینچنا کہ عضلات تن کر عضو شہوت پر دباؤ ڈالیں۔ اس عمل میں عضو مخصوصہ کے لب بھی تناؤ کی حالت میں آکر عضو شہوت پر دباؤ ڈالتے ہیں ۳۔ بعض لڑکیاں مرد کے عضو تناسل کی شکل جیسی کوئی چیز عضو مخصوصہ میں داخل کر کے، خود لذتی کا فعل کرتی ہیں اور اس طرح جنسی تسکین حاصل کرتی ہیں۔

ہم جنس پرستی کی طرح خود لذتی کا مرض بھی ایک عام مرض ہے جو درجات کے فرق کے ساتھ مغرب مشرق ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ البتہ مغرب میں بڑی سے چلنے والے عورتوں اور مردوں کے مصنوعی مخصوص جنسی اعضا جس طرح بازاروں میں عام طور پر دستیاب ہیں، جس سے مردوں اور عورتوں دونوں کو خود لذتی کی کھلی سہولت میسر ہے، مشرق اور تیسری دنیا کے ممالک بھی اس معاملے میں کافی پیچھے ہیں۔

## جنسی اباحت - آچاریہ رجنیش کے خیالات

جنسی اباحت (Sexual Permissiveness) پر گفتگو تشریح ہے گی اگر عالمی شہرت یافتہ ہندوستان کے فلسفی اور ہندو مذہبی رہنما آچاریہ رجنیش کے خیالات سے تعرض نہ کیا جائے۔ جناب رجنیش کو ان کے معتقدین 'بھگوان' رجنیش کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے ان کے نام کے ساتھ 'آچاریہ' لکھنا ہی مناسب خیال کیا۔ جناب رجنیش عالمی شہرت یافتہ ہندو فلسفی ہیں۔ مختلف و متنوع موضوعات و مسائل پر ان کی تقریباً پانچ سو سے زیادہ تصنیفات ہیں جو زیادہ تر ان کے لکچرس کا مجموعہ ہیں۔ اپنی مختلف کتابوں میں جا بجا آچاریہ رجنیش نے جنس (Sex) کے موضوع پر اظہار خیال کیا ہے۔ جناب مامرت چنایلو (Ma Amrit Chinmayo) نے جو شاید 'آچاریہ' کے کوئی معتقد ہی ہوں گے، اس موضوع پر موصوف کے بکھرے ہوئے خیالات کو ایک مختصر کتاب کی صورت میں جمع کر دیا ہے۔ یہ گویا جنس (Sex) کے موضوع پر آچاریہ شری رجنیش کے اقوال

۱۔ حوالہ نمبر ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳،

کا ایک مجموعہ ہے۔ کوریا سے چھپا اور امریکہ سے شائع شدہ انتہائی حسین و جمیل اور دیدہ زیب اور جاذب نظر یہی مجموعہ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔

’آپاریہ‘ جنینش کا کام کافی پھیلا ہوا ہے اور سیکڑوں موضوعات پر ان کی تصنیفات ہیں۔ لیکن ان کی خاص شہرت آزاد جنس (Free Sex) کے ایک بڑے حامی اور وکیل کی ہے جس کا علمی مظاہرہ ان کے معتقدین اور پیروکاروں کی عملی زندگی سے بھی ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا، جبکہ دنیا بھر سے آئے ہوئے ان کے چیلوں اور مردوں کی جنسی بدستیوں کو ہندوستان کے شہر پونے، کو سہنا مشکل ہو گیا۔ اور انتہائی پراسرار طریقے پر انھیں اپنے منتخب ساتھیوں کی جماعت کے ساتھ اپنے آشرم کو خیر باد کہہ کر نئی دنیا امریکہ میں پناہ لینی پڑی۔ لیکن جنسی اباحت کا مرکز امریکہ بھی ان کے آزادانہ جنسی خیالات کی تاب نہ لاسکا اور انھیں وہاں سے بھی تھوڑے ہی دنوں کے بعد اپنا رخت سفر باندھنے کے لیے مجبور ہونا پڑا۔ اس کے بعد انھوں نے یونان میں پڑاؤ ڈالنا چاہا۔ لیکن اس نے بھی خاص طور پر موصوف کے اپنی خیالات کی بنا پر معذرت کرنی اور بالآخر وہ گومپھ کر پھ ہندوستان پہنچے اور اس وقت جبکہ یہ سطرین لکھی جا رہی ہیں وہ پونا کے اپنے پرانے آشرم جنینش دھم (Rajneesh dham) کو دوبارہ آباد کر چکے ہیں اور اپنے مشن میں مصروف ہیں۔ جناب جنینش ایک موقع پر اپنے آزاد جنس کے قائل ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں:

”میں کہتا ہوں محبت کی آزادی اور ہندوستانی ذہن سمجھتا ہے جنسی آزادی یہ ہندوستانی ذہن کار وگ ہے۔۔۔۔۔ میں نے کبھی جنسی آزادی کی بات نہیں کہی لیکن سارے ہندوستانی اخبار مجھ پر جنسی آزادی کا نظریہ تھوپتے ہیں۔ وہ اپنی بات میرے منہ میں ڈالتے ہیں۔“

لیکن ہمارے پیش نظر موصوف کے جنسی خیالات پر مشتمل اقوال کا جو مجموعہ (Sex) کے نام

Sex, quotations from Bhagwan Shree Rajneesh, compiled and Edited by ma Anrit Chinmaya (Pat Dear) Published by: Lear Enterprises, California, Printed in Korea 1981

۱۹۸۱ء جون ۲۵ء (ہندی) پونہ ۲۵ء

سے، اس کی روشنی میں ان کا یہ انکار بالکل بے معنی ٹھہرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اگر اس کے جملات کے مضمرات کو پوری طرح کھول دیا جائے تو اس سے جنسی آزادی ہی نہیں بلکہ جنسی انارکی کا وہ فلسفہ ابھرتا ہے جس کے مقابلے میں مغرب کا مروجہ جنسی اباحت (Sexual Permissiveness) کا تصور بھی بالکل دھندلا اور پھیکا دکھائی دیتا ہے۔

۱۔ اس سلسلے میں پہلی چیز جو قابل توجہ ہے وہ یہ کہ آچاریہ نے 'جنس' کو 'روحانیت' کے ساتھ جوڑا ہے۔ زیر نظر مجموعہ کے مرتب کے نزدیک آچاریہ رجینش کا پیغام محبت (Love) اور عبادت (Prayer) ہے۔ جس کا پہلا زینہ جنس (Sex) ہے۔ اس کی ترتیب یوں ہے کہ پہلے جنس، تب محبت اور تب عبادت۔ (First Sex ... them Love ..... and them Prayer)۔ دوسرے موقع پر وہ خود کہتے ہیں کہ آدمی کو ایک نہ ایک دن جنس (Sex) سے پرے ضرور جانا ہے، لیکن اس سے پرے جانے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اس کے درمیان سے ہو کر گزرے۔

..... پس معلوم ہوا کہ اس سے ہو کر گزرنا اس سے پرے جانے ہی کا ایک حصہ ہے۔ (One has to go beyond sex one day, but the way beyond goes through it ..... So going through it is part of going beyond.)

شاید یہ اسی کا نتیجہ ہے جو ایک دوسری جگہ وہ جنس کو بجائے خود مقصود قرار دیتے ہیں (Sex is an end itself)

معلوم ہے کہ انسان کی فطرت میں عبادت و روحانیت کا داعیہ کتنا قوی اور مضبوط ہے۔ نئی تہذیب اپنی سیکڑوں سال کی محنت سے کیونرم و سوشلزم جیسے جارحانہ نظریا کی سرپرستی کے باوجود انسان کے ذہن و دماغ سے مذہبیت و روحانیت کا خاتمہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ جناب رجینش کے جنسی فلسفہ کا یہ اہم ترین نکتہ ہے کہ انہوں نے جنس کو روحانیت کے ساتھ جوڑ کر طبیعتوں میں اس کے لیے ایسا شدید تقاضا اور داعیہ پیدا کیا ہے کہ آدمی اس میں جس قدر بھی آگے بڑھتا جائے اس کی تشنگی اور پیاس



میں کوئی کمی نہ ہو۔

۲۔ اپنے تندر (Tantra) کے فلسفہ کے ذریعہ اس نکتہ کی مزید وضاحت کے ساتھ وہ آدمی کے لیے جنس میں زیادہ سے زیادہ پڑنے کے لیے قوی ترین محرک بھی فراہم کرتے ہیں چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ اگر تم اپنی جنسی حرکت (Sexuality) میں ذہانت کی روشنی (light of intelligence) لاسکو تو یہ چیز اسے یکسر تبدیل کر کے رکھ دے گی۔ پھر یہ ہرگز ہرگز جنسی حرکت (Sexuality) نہیں رہے گی بلکہ یہ ایک بالکل مختلف چیز ہو جائے گی..... جب جنس میں ذہانت کی آمیزش ہو جاتی ہے اور وہ اس کے شانہ بشانہ چلنے لگتی ہے تو اس سے ایک بالکل نئی طاقت وجود میں آتی ہے، اسی کا نام تندر (Tantra) ہے۔ حقیقی تندر، محبت کا دوسرا نام ہے۔ یہ عبادت ہے۔ اس کا تعلق انسان کے سر سے نہیں ہے۔ بلکہ اس سے دل کو راحت نصیب ہوتی ہے..... اس کے ذریعہ آدمی آخری حقیقت (Ultimate nature) کے ساتھ منم ہو جاتا ہے۔ عورت گم ہو جاتی ہے اور وہ آخری حقیقت (Ultimate) کے لیے دروازے کا کام دینے لگتی ہے اور مرد گم ہو جاتا ہے اور وہ آخری حقیقت کے لیے دروازے کا کام دینے لگتا ہے۔ مزید برآں: تندر کے ساتھ مباشرت کا عمل ایک گہرا مراقبہ ہے جس سے طماننت حاصل ہوتی ہے۔ اس صورت سے مباشرت کا عمل آدمی جتنی بار بھی کرے اس سے قوت ضائع نہیں ہوتی۔ یہی نہیں بلکہ اس سے مزید قوت پیدا ہوتی ہے۔ جنس مقابل کے ساتھ ملنے سے قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ عام جنسی عمل آدمی جتنی بار چاہے نہیں کر سکتا لیکن تندر کے ساتھ مباشرت آدمی جتنی بار چاہے کر سکتا ہے۔ تندر کے ساتھ جامعیت کے عمل میں آدمی گھٹوں بٹھہر سکتا ہے۔

’وجودیت‘ کی مار کھانے، مہدو فلسفہ حیات کے خاص پس منظر میں، جس کی رو سے ہر چیز خدا سے نکلی ہے اور خدا ہی میں مل جانے والی ہے، رجحان کے اس طرح کے بیانات، جنس سے پرے، ’آخری حقیقت‘ اور ’گہرے مراقبہ‘ وغیرہ کا سمجھنا آسان نہیں ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان موبوم حقائق کو پانے کے لیے آدمی جن قدر باہتہ پیرا رہتا ہے جنس کے

۱۔ حوالہ سابق صفحہ ۲۷۰ ۲۔ حوالہ مذکورہ صفحہ ۲۷۱ ۳۔ حوالہ سابق صفحہ ۲۷۲

دلیل میں وہ اسی قدر گہرا دھنستا چلا جاتا ہے۔ لیکن اسے کیا کیا جائے کہ عبادت کا دروازہ اس دلیل کے پار ہی کھلتا ہے۔ آچاریہ رجنیش کی سب سے بڑی کمزوری یہی 'وجودیت' ہے اور وہ اس گمراہ کن فلسفے کا ایک عبرتناک نمونہ ہیں۔

۳۔ مزید براں رجنیش کی ساری گفتگو جنس کی عظمت اور اس کی تقدیس کے گرد گھومتی ہے۔ لیکن اس کا اظہار کس طریقے سے ہو۔ شادی کی ضرورت اور اس کی پابندی سے یا نہیں۔ آچاریہ رجنیش کو اس سے کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ البتہ وہ شادی کے ادارے پر مسلسل حملے کرتے اور اسے فضول اور غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں: 'وہ شادی غیر اخلاقی ہے جو محبت کی بنیاد پر نہیں ہوئی ہے۔ اس عورت سے بچہ پیدا کرنا ظلم ہے۔ اس مرد سے تعلق رکھنا ظلم ہے جس سے محبت نہ ہو؛ دوسرے موقع پر وہ صاف طور پر خاندان کے ادارہ پر تنقید کرتے ہیں، خاندان کو لاکھوں بیماریوں کا سبب قرار دیتے ہوئے ایک مثالی کیون (Commune) کا تصور پیش کرتے ہیں۔ جس میں خاندان نہیں ہوں گے۔ جس سے اپنی کے لفظوں میں، واضح طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ شادی بیاہ نہیں ہوگا؛ مثالی کیون میں اشتراک ہوگا، آزاد رجوں کا ملن ہوگا؛ ہمیں اپنے پرانے خیالات چھوڑ دینے چاہئیں..... میرا بچہ میرے خون سے پیدا ہو، یہ بالکل یقینی ہے۔ میرے خون میں اور تمہارے خون میں فرق کیا ہے؟ نئے ذہن کو چاہیے کہ وہ بچے کے لیے صحیح بیج کا انتخاب کرے۔ پھر وہ کہاں

سہ بھگوان کے سلسلے میں لکھنے والے کی یہ رائے موصوف کی ایک ریکارڈ تقریر کی روشنی میں ہے جسے نئی دہلی کی حالیہ کتابوں کی آٹھویں عالمی نمائش میں رجنیش آشرم کے بک اسٹال پر ۲۵ فروری ۱۹۸۵ء کو اسے سننے کا موقع ملا۔ بھگوان نے ڈھائی ہزار سال پہلے کے بودھ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسرے متن و مذہبی رہنماؤں کو خدا کا اوتار بتاتے ہوئے خود کو بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی قرار دیا۔ تقریر کا پورا زور اس پر تھا کہ کوئی شئی فانی نہیں ہے۔ بلکہ ہر چیز انجام کار آخری حقیقت میں مل جانے والی ہے۔ سمندر کا پانی اس کی مثال ہے۔ زمین کے کونے کونے سے وہ اس میں آکر اکٹھا ہوتا ہے۔ پھر اسے بھاپ بن کر اُٹتا ہے اور دنیا کے چبے چبے پر برستا ہے اور کسی نہ ٹوٹنے والے تسلسل کے ساتھ یہ چکر برابر اسی طرح چلتا رہتا ہے۔

۲۵ ستمبر ۱۹۸۵ء، ششم، عالمی رجنیش نمائش، ۱۶ ستمبر، پوز ۲۵، جون ۱۹۸۵ء

سے آتا ہے اس کا کوئی سوال نہیں؟ جہاں تک مباشرت کرنے کا سوال ہے تم کسی بھی من چاہی عورت سے کر سکتے ہو۔ الخ۔ اس کے ساتھ ہی وہ جنس کے معاملے میں کسی قسم کے فالغص منصبی، کوئی ذمہ داری اور کسی قسم کی پابندی کا انکار کرتے ہیں۔ (No obligation, no duty, no commitment through it)۔ ایک زوجگی کے اصول پر

عمل پیرا دنیا بھر کے سماجوں کا وہ مذاق اڑاتے ہیں۔

شادی کے ادارے کا یہ مذاق اور اس پر تنقید اگر بے قید جنسی زندگی کے لیے مہینر

نہیں تو اور کیا ہے؟

۴۔ لیکن ان تکلفات کی بھی چنداں ضرورت نہیں حقیقت یہ ہے کہ آجاریہ رجنیش آزاد جنس کے بہت بڑے مبلغ ہیں۔ وہ جا بجا اور بار بار بے قید جنسی زندگی کے لیے اصرار کرتے ہیں چنانچہ ایک موقع پر کہتے ہیں کہ جنس کے اظہار کے مختلف طریقے ہیں صنف مقابل کے ساتھ جنسی عمل (Hetero sexual) مرد، عورت دونوں کے ساتھ یکساں جنسی میلان (bisexual)۔ ایک کا ایک کے ساتھ صنفی عمل یا گروپ کی صورت میں (one to one or in a group)۔ فرماتے ہیں کہ آدمی ان میں سے اپنے لیے کسی بھی طریقے کا انتخاب کر سکتا ہے۔ صنف مقابل کے ساتھ جنسی عمل (hetero... sexuality) کے ساتھ ہم جنس پرستی (homosexuality) میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ ان کے بقول مرد اور عورت دونوں کے لیے جماعت کا سب سے بڑھ کر قوت کا زمانہ اٹھارہ سال کی عمر کا ہوتا ہے۔ لیکن یہ عجیب تماشہ ہے کہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو الگ الگ دائروں میں رکھا جاتا ہے۔ اور پولیس، مجسٹریٹ، والٹن چانسلر، پرنسپل اور ہیڈ ماسٹرا جنھیں آزادانہ ملاپ سے باز رکھتے ہیں۔

اسی سلسلے میں وہ دوسری باتیں بھی کہتے ہیں جو بے قید و بے مہار جنسی اباحت پر منتج ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بات وہ یہ کہتے ہیں کہ مباشرت کے عمل سے عورت کی طاقت میں کوئی کمی نہیں آتی۔ بلکہ اسے مرد سے طاقت ملتی ہے۔ چنانچہ ایک عورت ایک رات میں

۱۔ دی گولڈن فیوچر جوار رجنیش ٹائٹلس (ہندی) ۱۱ نومبر ۱۹۵۷ء

۲۔ Sex محولہ بالا، ص ۶۔ حوالہ سابق ص ۶۲۔ حوالہ مذکور ص ۴۹۔ رہتے حوالہ سابق

۳۔ حوالہ مذکور ص ۵۶۔

میں سے لے کر تیس تک جنسی عمل کرا سکتی ہے۔ لیکن ایک مرد ایسا نہیں کر سکتا، دوسری جگہ وہ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ ایک مرد ایک عورت کی جنسی تسکین کا سامان فراہم نہیں کر سکتا اس لیے کہ عورت تسلسل کے ساتھ متعدد بار جماعت کا عمل کرا سکتی ہے۔ مرد ایسا نہیں کر سکتا ایک عورت ایک تسلسل میں کم سے کم جماعت کے تین عمل کرا سکتی ہے۔ لیکن مرد صرف ایک بار کر سکتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ مرد کی ایک بار کی جماعت کے بعد عورت ابھر جاتی ہے اور مزید متعدد جماعتوں کے لیے تیار ہو جاتی ہے..... اسے فوراً ہی دوسرے مرد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مشکل کا ایک ہی حل ہے۔ اجتماعی جنسی عمل (group sex)۔ لیکن افسوس ہے کہ گروپ سکس ممنوع (taboo) ہے۔

تندر کے فلسفہ سے رجنیش کے ان بیانات کا جو تضاد ہے وہ اپنی جگہ سوال یہ ہے کہ کیا بے قید و بے مہار جنسی آزادی بلکہ جنسی انارکی کے لیے اس کے بعد بھی کسی دوسری چیز کی ضرورت ہے؟ یہی نہیں بلکہ اس سے تو جبری اباحت کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔ جب ایک مرد کی جماعت سے عورت ابھر گئی اور مزید جماعتوں کی محتاج ہو گئی اور وہ مرد بیکار ہو گیا تو اگر دوسرے دس میں مرد مل کر اس کی احتیاج کو رفع کر دیں تو آچار یہ رجنیش کی طرف سے یقیناً وہ شکریہ کے ہی مستحق ہوں گے۔

ضروری تو نہیں ہے کہ آدمی کا عمل اس کے قول کے مطابق ہو لیکن ٹیڑھے لوگوں کے بارے میں عام طور پر توقع کی جاتی ہے کہ ان کے قول و عمل میں تضاد نہیں ہوگا۔ آچار یہ رجنیش کا یہ پہلو بھی کمزور نہیں ہے۔ اپنے ایک انٹرویو میں وہ خود اعتراف کرتے ہیں کہ جنس کے معاملہ میں میں پاکباز نہیں ہوں۔ آپ میری داڑھی دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بہت جلد سفید ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے بہت سرگرم جنسی زندگی گزاری ہے میں نے ۵۰ سال کے اندر تقریباً ۲۰۰ سال کو چھوڑا ہے۔ (I have compressed in 50 years almost 200 years)

یہ ہے دور جدید کی بے قید و بے مہار جنسی اباحت جو یورپی مہذب دنیا میں اپنے پیریز سے پھیلائے ہوئے اور مشرق و مغرب ہر ایک کو یکساں طور پر اپنی پیٹ میں لیے ہوئے ہے۔

۱۰ حوالہ سابق ص ۲۶ ۱۱ حوالہ مذکور ص ۶۲ ۱۲ السٹریٹ ویکی آف انڈیا، ۲۹ ستمبر ۱۹۸۵ء

بحوالہ ماہنامہ الرسالہ، نئی دہلی، مئی ۱۹۸۳ء